Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یکشنبہ (اتوار)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱

۱۹ صفر سنہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳ | ۱۱ فتح ۱۳۲۸ ھش | ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۸۴

وزیر اعظم پاکستان مسٹر ٹرومین کی دعوت پر سنہ ۱۹۵۰ء میں واشنگٹن جائینگے

پشاور ۱۰ دسمبر۔ امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں اور بیگم لیاقت علیخان کو سنہ ۱۹۵۰ء میں واشنگٹن آنے کی دعوت دی ہے وزیر اعظم نے صدر ٹرومین کے اس دعوت نامہ کو بخوشی منظور فرما لیا ہے۔ اس امر کا انکشاف آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر جارج میگھی نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں وزیر اعظم سے ملاقات کر کے صدر ٹرومین کی طرف سے دعوت نامہ پیش کیا۔

وزیر اعظم نے جواباً فرمایا کہ میں اس دعوت نامے کو بخوشی قبول کروں گا۔ واشنگٹن پہنچنے کی معین تاریخ اور دیگر امور کے بارے میں رسمی طور پر علیحدہ اطلاع بھجوائی جائے گی۔

قومی رضا کاروں کی تربیت

سیالکوٹ ۱۰ دسمبر یہاں دس ہزار سے زیادہ قومی رضا کار شہری دفاع کی تربیت کا پورا کورس مکمل کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع کے مختلف مراکز میں اس وقت مزید ۱۵ ہزار رضا کار تربیت پا رہے ہیں۔ نیز ۲۰۰ قومی رضا کا عورتیں بھی تربیت حاصل کر چکی ہیں۔ ضلع میں دس تربیتی مراکز کام کر رہے ہیں (استقلال)

برما میں داخل ہونے والے چینیوں کو تنبیہہ

رنگون ۱۰ دسمبر۔ حکومت برما کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوج کے جو افراد بھی خواہ وہ نیشنلسٹ ہوں یا کمیونسٹ سرحد پار کر کے برما کی حدود میں داخل ہوں گے۔ انہیں غیر مسلح کر کے نظر بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ چین کی اندرونی خانہ جنگی کے بارے میں (بقیہ صفحہ ۲ پر)

آنکھوں کا عطیہ

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ گیل ہیمس نے اندھوں کی مدد کے لئے اپنی آنکھیں دیدی ہیں۔ گیل کی عمر ۱۷ سال کی تھی۔ وہ تیراکی چیمپین تھی۔ حال ہی میں اس نے اپنے والدین سے کہا تھا کہ اگر وہ مر جائے تو اسکی آنکھیں نیویارک کے "آنکھوں کے بنک" کو دیدی جائیں۔

ہسپتال میں ایک اپریشن کے بعد وہ فوت ہو گئی اس کے والدین نے اسکی وصیت پوری کر دی ہے۔ (استقلال)

طاقت کے زور سے کشمیر پر قبضہ نہیں کیا جائے گا

فرخ آباد ۱۰ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج کانگریسی کارکنوں کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان طاقت کے زور سے کشمیر پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی طاقت کے بل پر وہ کسی اور کو قبضہ کرنے دے گا۔ ہندوستان کی فوجیں ریاست میں باشندگان کشمیر کی مرضی سے مقیم ہیں۔ جن کی ۸۰ فیصدی آبادی مسلمان ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور۔ محترم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل سے طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے اور ضعف میں بھی کچھ کمی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ کو بخار بدستور آ رہا ہے نیز حضرت میاں شریف احمد صاحب کی طبیعت بھی نزلہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پھوپھی محترمہ مائی کاکو صاحبہ ربوہ میں گذشتہ چار پانچ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بعض اوقات غشی کی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

خواتین جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

بیگم سلمیٰ تصدق حسین صدارت فرمائینگی

لاہور ۱۰ دسمبر۔ خواتین جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ سلمیٰ تصدق حسین صاحب بروز اتوار مورخہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء گیارہ بجے سے لے کر ایک بجے دوپہر تک برکت علی اسلامیہ ہال بیرون موچی گیٹ میں منعقد ہوگا۔ جس میں آقائے دوجہان سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر معزز خواتین تقاریر فرمائیں گی۔ ہر مذہب و ملت کی خواتین سے التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر اس محسن اعظم سے اپنی عقیدت مندی کا عملی اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی وارث بنیں۔

نوٹ:۔ پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہوگا

(خاکسارہ امۃ اللہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

چائے کانفرنس ختم ہو گئی

ڈھاکہ ۱۰ دسمبر۔ آج یہاں چائے کی دوسری آل پاکستان کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس نے چائے کی پیداوار اور اس کی کھپت سے متعلق امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اور پیداوار کو بڑھانے اور کھپت کے نئے راستے کھولنے کے بارے میں بعض اہم سفارشات کیں۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سال پانچ کروڑ پونڈ چائے پیدا کی جائے۔ یاد رہے اس سال کی پیداوار ½۴ کروڑ پونڈ تھی۔ چاٹگام اور سلہٹ میں چائے کے باغات کا جائزہ لینے اور ترقی کے مزید امکانات پر غور کرنے کے لئے تین سروے آفیسرز بھی مقرر کئے گئے۔ جو آج ہی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں

~~~

صہ ۲ برما کی حکومت کا رویہ بالکل غیر جانبدارانہ ہے۔

ہندوستان میں خوراک کی قلت سنہ ۱۹۵۱ء کے بعد بھی باقی رہیگی

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ ہندوستان کی موجودہ حکومت نے خوراک کے بارے میں سنہ ۱۹۵۱ء تک خود مکتفی ہونے کے جو منصوبے بنائے تھے۔ خیال ہے اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے گی آئندہ تین سال کے لئے گیہوں کی پیداوار بڑھانے کے متعلق جو نئی سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ ان کی رو سے تین سال بعد بھی ۴ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن اناج کی کمی باقی رہے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۱ء کے بعد بھی ا سے بیرونی ممالک سے اناج برآمد کرنا پڑے گا۔

حضرت مجدد الف ثانی رضؓ کا عرس

سرہند ۱۰ دسمبر۔ اس مہینے کی ۱۶ سے ۲۱ تاریخ تک سرہند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا عرس ہو رہا ہے۔ حکومت ہند نے پاکستان اور افغانستان سے سرہند جانے والوں کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کا ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ ایک اعلان کے ذریعہ اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ پاکستان وغیرہ سے محدود تعداد میں آنیوالے مسلمانوں (بقیہ صفحہ ۴ پر)

ثقافت کے میدان میں دنیائے اسلام ایکدفعہ پھر ترقی کرے گی

آرٹس کونسل کی رسم افتتاح پر گورنر جنرل کی تقریر

لاہور ۱۰ دسمبر۔ گورنر جنرل پاکستان ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج صبح پاکستان آرٹس کونسل کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے قوموں کی ثقافتی ترقی میں فنون لطیفہ کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ آج سے آٹھ سو سال پہلے مسلمان تمدنی امور میں باقی تمام دنیا سے بہت آگے بڑھے تھے وہ وقت اب قریب آتا جا رہا ہے کہ جب دنیائے اسلام ثقافتی میدان میں ایک دفعہ پھر ویسی ہی ترقی کرے گی گورنر جنرل نے آج گنگا رام اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال، میڈیکل کالج اور میو ہسپتال کا بھی معائنہ فرمایا اور شام کو لان ٹینس چیمپین شپ کا میچ دیکھنے تشریف لے گئے۔

صہ ۳ کی حفاظت خوراک اور دوسری ضروریات کا انتظام حکومت ہند خود کرے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
~~~

احرار کی حکومت پرستی اور مسلمان اخبارات

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور)

آجکل مجلس احرار مخلص مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے نئے رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش ہو رہی ہے اور اپنی تقریروں میں یہ بات بڑے فخر سے پیش کر رہی ہے کہ احرار حکومت انگریزی کے خلاف بغاوت کرنے میں پیش پیش رہی ہے اور احرار نے آجتک کبھی بھی حکومت وقت سے تعاون نہیں کیا۔ احرار کا یہ دعا کہاں تک صحیح ہے مندرجہ ذیل مسلم اخبارات کے اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ یاد رہے یہ سب اخبار احمدیت کے اسی طرح شدید مخالف ہیں جیسے احمدیت کے مخالف احرار ہیں۔ ان اخبار کے اقتباسات سے احرار کا یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا کہ مسلمانوں سے غداری کرنے والا کونسا گروہ ہے۔ چنانچہ دہلی کا ماہوار رسالہ "اسلامی دنیا" بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء لکھتا ہے:۔

(۱) "ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسیات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے کسی حصے میں غدار لیڈروں کے ہاتھوں مسلمان اس قدر تباہ نہیں ہوئے جتنے کہ ہندوستان میں تباہ ہوئے ہیں۔ خلافت کی تحریک نے مسلمانوں کو لوٹ کر تباہ کر دیا۔ اور مجلس احرار نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا۔ اور افتراق پیدا کر دینے کے بعد ان سکھوں کے بازو مضبوط کر دئیے جنہوں مسجد شہید گنج کو مسمار کر کے ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ مجلس احرار جیسی افتراق انگیز انجمنوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے ایسے غداروں کے ہاتھوں مسلمان ذلیل ہوئے ہیں مجلس احرار کی اس غدارانہ روش کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجلس احرار ان کوفیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی جنہوں نے آل رسول اور عاشقان اسلام کو بلا کر یزید کے ہاتھوں شہید کرا دیا تھا۔ مجلس احرار کی حکومت پرستی اور سکھ دوستی کو دیکھتے ہوئے ہم ہندوستان کے نوجوانوں سے کہتے ہیں کہ خدا کے لئے وہ اٹھیں اور ان لیڈروں کی لیڈری کا پردہ چاک کر دیں اور ان کو پلیٹ فارم سے نیچے گرا دیں جو اسلام کو سر بازار نیلام کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک غدار لیڈروں اور افتراق انگیز رہنماؤں کے اقتدار کو ختم کر دینا سب سے بڑی اسلام دوستی اور قوم پرستی ہے۔ مجلس احرار کے نزدیک نعوذ باللہ خانہ خدا اور فحاشخانہ میں کوئی فرق نہیں۔ ان غداروں کے نقطۂ خیال سے اگر خانہ کعبہ پر بھی مسجد شہید گنج کی طرح کسی کا غاصبانہ قبضہ ہو جائے اور وہ اسے ڈھا دے تو مسلمانوں کو خاموش رہنا چاہئیے۔ جہانتک مسلمانوں کا تعلق ہے ان کے لئے تو ایسے نازک وقت میں خاموش رہنا ناممکن ہے۔ البتہ مجلس احرار جو کہ سکھوں اور حکومت کے ہاتھوں بکی ہوئی ہے ضرور خاموش رہ سکتی ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی مجلس احرار کے نزدیک مسجد کی شہادت بے معنی ہے۔۔۔۔۔ مجلس احرار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک مجلس احرار نہیں اگر دس مجلس احرار بھی سکھوں کی پشت پناہی کے لئے کھڑی ہو جائیں تو مسلمان خاموش ہونے والے نہیں۔۔۔۔۔ عطاء اللہ بخاری اس چیز کو سمجھ لیں کہ مسجد کبھی نہیں مٹائی جا سکتی البتہ مجلس احرار ضرور مٹ سکتی ہے۔ مجلس احرار کے اس رویہ کو احراریوں کی موت سمجھنا چاہئیے۔ اور مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے کہ مجلس احرار اور ہندو مہاسبھا دونوں میں کوئی فرق نہیں"۔

(۲) خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے اخبار "منادی" ۹ اگست میں لکھتے ہیں:۔

"احرار کمیٹی والے سیاسی لوگ ہیں۔ ان کو مذہب سے اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ انڈے کو سفیدی سے تعلق ہوتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی مخالفت مذہبی بنیاد پر نہیں کی تھی اور آجکل بھی گذشتہ انتخاب کی شکست کو چھپانے اور آئندہ انتخاب میں کامیابی کا راستہ بنانے کے لئے تبلیغی کانفرنس کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ مگر حرص اور ہوس وزارت پر قبضہ کرنے کی لگی ہوئی ہے۔ (مجاہد) بلکہ وہ آئندہ زمانہ میں اپنے لئے وزارتوں اور ممبریوں کا راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ پس جب لاہور کی مسجد کا معاملہ شروع ہوا۔ تو انہوں نے محسوس کیا کہ آئندہ کی لیڈر دوڑ میں سکھوں اور ہندوؤں اور انگریزوں سے سابقہ واسطہ پڑیگا مسجد کی حمایت میں دخل دیا تو یہ تینوں بگڑ جائیں گے جس طرح عمرو بن سعد نے حکومت حاصل کرنے کے لئے فاطمہ رضؓ بنت رسول اللہ صلعم کے بچوں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ اس طرح لاہور کی مسجد کی نسبت احرار کمیٹی نے فتویٰ دے دیا کہ چونکہ سکھ عرصہ دراز سے اس پر قابض ہیں اس واسطے مسلمانوں کا اب کوئی قانونی حق اس پر باقی نہیں رہا۔ انہی کے فتوے اور بیان سے سکھوں کو مسجد شہید کرنے کی جرأت ہوئی۔ کیونکہ سکھ اور حکام دونوں سمجھتے تھے کہ احرار کی پنجاب میں بہت بڑی طاقت ہے اور عوام ان کے ہاتھوں میں ہیں جب احرار یہ فتوے دیتے ہیں تو مسجد کا ڈھانا مضر نہیں ہوگا لاہور کے ڈپٹی کمشنر اور سٹی مجسٹریٹ سکھ تھے۔ اس واسطے ان کے لئے ان دیوانوں کی یہ غلط مہر ایک سہارا بن گئی اور انہوں نے مسلمانوں کے عام خیال سے بے پرواہ ہو کر مسجد توڑنے میں رکاوٹ نہ کی۔ اس ساری خونریزی اور مسجد کی بے حرمتی اور مسلمانوں کی تکلیف اور بے آبروئی کے ذمہ دار احرار ہیں"۔

(۳) "دہلی کا اخبار "الامان" ۲۷ اگست ۱۹۳۵ء میں لکھتا ہے:۔

"احرار پنجاب نے کونسلوں اور وزارتوں پر قبضہ کرنے کے لئے سکھوں سے رشتہ جوڑ کر جس طرح مسلم حقوق اور مسلم رائے عامہ سے بغاوت اختیار کی۔ اس کا راز سربستہ گذشتہ اشاعت کے شذرہ میں منکشف کیا جا چکا ہے۔ لیکن سردست ان مدعیان حریت کی حکومت پروری اور حصول وزارت کی ہوس نے حکومت سے رشتہ جوڑنے کی خفیہ سرگرمیوں پر جو بین وجہ پردہ پڑا ہوا تھا۔ کہ اب تک کوئی روشن دلیل ہمارے ہاتھ نہ آئی تھی آخرکار یہ بھی ہو گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۹ اگست کو جب مسجد خیر دین امرتسر میں احرار کے ایک جلسہ منعقد ہونے کا اعلان ہوا تو فوراً کوتوال شہر نے مسٹر عزیز ہندی کو طلب کر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی بارگاہ میں پہنچایا جہاں مسٹر عزیز ہندی کو جو اس سے قبل احرار کے "ڈھول کا پول" کھول چکے تھے تنبیہ کی گئی کہ وہ یا ان کی پارٹی احرار کے جلسہ میں گڑبڑ نہ کریں۔ اسی طرح دیگر نوجوانوں کو بھی تنبیہ کی گئی۔ معاصر انقلاب رقمطراز ہے کہ جب مسجد شہید گنج کے بارے میں مسلم پریس جنگ پریس میں کسی شخص نے احرار کے خلاف پوسٹر شائع کرایا جس میں حکومت کے متعلق ایک حرف بھی مخالفانہ نہ تھا۔ تو بھی انقلاب والوں کو تنبیہ کی گئی کہ تم نے احرار کے خلاف سخت قابل اعتراض پوسٹر شائع کیا۔ لہذا متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا پوسٹر شائع نہ کیا جائے۔ ان دو روشن دلیلوں سے بھی زیادہ دلچسپ وہ طرز تحریر اور انقاب و آداب ہے جو آجکل نیم سرکاری اور اینگلو انڈین اخبارات جو حکومت کی پالیسی کے "نقیب" کہلاتے ہیں احراری سرگرمیوں اور احراری لیڈروں کے متعلق استعمال۔۔۔۔۔ کر رہے ہیں۔ تحریک مسجد شہید گنج سے قبل ہی احرار ہی تھے جنہیں اینگلو انڈین پریس "کانگریس کا" "ذلیفہ یاب" طبقہ کہہ کر دھتکارا کرتا تھا۔ مگر آج وہ "مسلمانوں کا ہوشمند طبقہ" قرار دیا جاتا ہے۔ یہی مولوی حبیب الرحمن۔ سید عطاء اللہ بخاری۔ مسٹر افضل حق وغیرہ تھے جنہیں "احراری ایجی ٹیٹرز" کہہ کر گالیاں سنائی جاتی تھیں اور حکومت کو اکبار اجاتا تھا آج یہی صاحبان "مولانا حبیب الرحمٰن رئیس الاحرار اسلام ہند۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا افضل الحق صاحب" "احرار کے واجب التعظیم لیڈر" کے عنوان سے یاد کئے جاتے ہیں۔ ان دلائل کے بعد بھی کوئی اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ "احرار" آجکل اسی سرکار پرستی کے دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ جن میں پھنسنے کے بعد آجتک کبھی کوئی نکل نہیں سکا"۔

مندرجہ بالا حوالہ جات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ احرار اسلام کی سخت دشمن ہے مجلس احرار کی غداری اور ملت فروشی کے خلاف مسلمان اخبارات نے متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے قلوب کو احراری ٹولی نے کس طرح مجروح کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احراری لیڈر حکومت کے سہارے عام لوگوں کے روپیہ سے کھیلتے ہوئے جو خدمت اسلام اور خدمت قوم کے بلند بانگ دعوے کرتے رہے تھے وہ سب جھوٹے تھے۔

آجکل احراری ایک نیا فتنہ کھڑا کر کے عوام کو پھر دھوکہ دے کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم پھر ملک اور قوم کے بہی خواہ حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ احرار کے ماضی سے سبق حاصل کریں۔ احراری مسلمانوں کو لوٹنے اور ان کی جیبیں خالی کرانے کے لئے پھر بڑے بڑے وعدے کر رہے ہیں۔ مگر عمل کے میدان میں ان سے کسی بھلائی کی توقع رکھنی مفید ثابت نہ ہوگی"۔

گجرات میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ ضلع گجرات کا ایک تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء بروز اتوار احاطہ ٹاؤن ہال گجرات میں منعقد ہوگا۔ جس میں مرکز سے سلسلہ کے علمائے کرام شمولیت فرما رہے ہیں۔

ضلع گجرات کی تمام جماعتوں کے علاوہ ملحقہ اضلاع گوجرانوالہ۔ جہلم اور سیالکوٹ کے احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ قیام اور طعام کا انتظام جماعت کی طرف سے ہوگا۔ البتہ جو دوست رات کو قیام فرمانا چاہیں بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات (ملک عبدالرحمن خادم)

اعلان تعطیل

چونکہ ۱۲ دسمبر بروز پیر عرس حضرت گنج بخش صاحب رح کی وجہ سے پریس بند رہیگا۔ اس لئے مورخہ ۱۳ دسمبر (منگل) کا پرچہ شائع نہ ہو سکیگا۔ قارئین مطلع رہیں (مینیجر)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
۱۱ دسمبر ۱۹۴۹ء

کیا "اہلحدیث" الگ قوم ہیں

"یہ مسئلہ خالص دستوری و آئینی ہے کہ کیا آئندہ قانونی چوکھٹے میں اہلحدیث کی کیا حیثیت ہو؟ اہلحدیث مسلمانوں کا ایک گمراہ فرقہ ایک برگ و غلط شاخ اور جادۂ حق و صداقت سے ہٹی ہوئی ایک جماعت قرار دیا جائے یا مستقل قوم الگ مذہب اور مخصوص اقلیت سمجھا جائے۔"

"الاعتصام" گوجرانوالہ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء میں شگفتہ نگار مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر الاعتصام اپنے مقالہ افتتاحیہ کا آغاز مندرجہ بالا عبارت سے فرماتے ہیں۔ ہم نے صرف ایک لفظ بدل دیا ہے۔ آپ نے "مرزائیوں" لکھا تھا۔ ہم نے اس کی جگہ "اہلحدیث" رکھ دیا ہے۔ اب مسلمانوں کا جو فرقہ چاہے اپنا نام اس جگہ رکھ کر اس عبارت پر غور فرما سکتا ہے۔ شیعہ اثنا عشری اپنا نام رکھ سکتے ہیں اور حنفی اپنا نام وعلیٰ ھذا القیاس دوسرے تمام فرقے بھی چاہیں تو اپنا اپنا نام رکھ کر غور فرما سکتے ہیں۔ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی نے سب کو خطاب کیا ہے۔

یہ کوئی مناظرانہ ایچ نہیں ہے۔ بلکہ ایک اصولی غور و خوض کی دعوت ہے جو مولوی صاحب نے دی ہے۔ اور جلد یا بدیر سب کو اس دعوت کو چار و ناچار قبول کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ بقول مولوی صاحب یہ مسئلہ خالص دستوری و آئینی ہے اور اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی ریاست کی دستور ساز مجلس ریاست کے لئے دستور بنانے میں معروف ہے۔ اگر آج ہی اس مسئلہ کو حل نہ کر لیا گیا۔ تو پھر بعد میں بہت سی الجھنیں پیدا ہو جانے کا اندیشہ لگا رہے گا۔

معلوم نہیں مولوی صاحب نے یہ شرف پہلے مرزائیوں کو کیوں بخشا ہے۔ اور کیا سلسلہ ترتیب اختیار کیا ہے۔ ابجد کے مطابق تو پہلے اہلحدیث ہی کا نمبر آتا تھا۔ اس لئے ہم نے ابجد کے لحاظ سے پہلے ان کا نام رکھا ہے۔ جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں۔ مولوی صاحب نے مختلف فرق کے درمیان جو مسئلہ مابہ النزاع ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر "مرزائیوں" کو اولیت کا شرف عطا کیا ہے۔ اور وہ مسئلہ آپ کے الفاظ میں یوں ہے۔

"جہاں تک اسلامی نقطۂ نظر کا تعلق ہے۔ ختم نبوت بنیادی مسئلہ ہے۔ اور اس میں قطعاً اتنی لچک نہیں ہے کہ مرزائی علم الکلام کی تاویلات فاسدہ کا متحمل ہو سکے۔"

گویا مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کے خیال میں چونکہ "مرزائی" ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی آپ کے فیض سے تشریعی نبی آسکتا ہے۔ اس لئے وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اور پاکستان کی اسلامی ریاست کے دستور میں ان کو ایک الگ مذہب قرار دے کر اقلیتوں میں شامل کر دینا چاہیئے دوسرے لفظوں میں مولوی صاحب یہ اصول بتاتے ہیں کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہو وہ اسلام سے باہر ہے۔ مسلمانوں کی ریاست میں ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔

اس اصول کے مطابق اگر ابن عربی علیہ الرحمۃ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ اور دیگر بے شمار علمائے اسلام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزائیوں کی طرح غیر تشریعی نبوت کے اجرا کے قائل ہیں اس وقت زندہ ہوتے۔ تو وہ بھی مرزائیوں کے ساتھ اقلیت میں شامل کئے جاتے۔

اس ضمن میں ہم مولوی محمد حنیف صاحب ندوی سے ایک سوال خاص طور پر پوچھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قول ہے کہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو بے شک کہو۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر آج مسلمانوں کی سب سے بڑی ریاست کا دستور و آئین بننے کے وقت آج زندہ ہوتیں۔ تو آپ ان کو اکثریت میں شامل کرتے یا اقلیت میں؟ بات تو بہت دور تک جا سکتی ہے۔ لیکن ہم اس کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اصل مسئلہ یہ ہے کہ مولوی محمد حنیف صاحب کے مندرجہ بالا اصول سے یہ نکلتا ہے۔ کہ اگر کسی گروہ کا کوئی اعتقاد ایسا ہو جو بنیادی طور پر دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہو تو وہ اسلامی فرقہ نہیں ہوگا۔ بلکہ الگ مذہب ہوگا۔ اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ بنیادی اختلافی مسئلہ کی شناخت کیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا اور کون کرے گا؟ محض ایک گروہ کے کہہ دینے سے اگر کوئی مسئلہ بنیادی بن سکتا ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ جس کسی بھی اختلاف کی وجہ سے کوئی گروہ دوسرے کو مرتد۔ کافر اور اسلام سے باہر ٹھہراتا ہے۔ وہ بنیادی اختلاف ہے۔ خواہ وہ رفع یدین یا آمین بالجہر ہی کیوں نہ ہو۔

دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی گروہ کو دوسرے مسلمان کہلانے والے گروہ کافر مرتد اور اسلام سے باہر قرار دیں۔ تو ایسے گروہ کو مستقل قوم۔ الگ مذہب اور مخصوص اقلیت سمجھا جائے۔ آخر مستقل قوم الگ مذہب اور مخصوص اقلیت وہی گروہ ہو سکتا ہے۔ جس کو دوسرے مسلمان کافر مرتد اور اسلام باہر قرار دیتے ہوں۔ اس کے سوائے اس کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں؟

اس نتیجہ کے مطابق اب مولوی صاحب ہمیں بتائیں کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں سے کونسا فرقہ ہے جو اکثریت کہلاتا ہے۔ کم از کم فرقہ اہلحدیث تو قطعاً اکثریت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تمام حنفی اور شیعہ اہل حدیث کو کافر مرتد اور اسلام باہر سمجھتے ہیں۔ خواہ اہل حدیث میں اہل دیو بند کو بھی شامل کر لیا جائے۔ ان کی تعداد بہرحال اتنی کم ہے کہ وہ احمدیوں حنفیوں اور شیعوں کی مجموعی تعداد کے مقابلہ میں اقلیت ہی قرار پائیں گے۔

اسی طرح حنفیوں کا حال ہے۔ پھر خود حنفیوں میں بھی کفر و ارتداد کی سطح پر باہمی اختلاف ہے۔ ان میں پیر زل کے اختلاف پر تکفیری فرقہ بندی ہے۔ اور ایک دوسرے کو کھلم کھلا کافر کہتے ہیں مولوی صاحب! کبوتر کی طرح آنکھ بند کر کے تو کام نہیں چلے گا۔ آخر اگر آپ بنیادی اختلافات کی بنیاد پر کسی گروہ کو اقلیت قرار دلانے کا آغاز کریں گے۔ تو آخر تک آپ کو چلنا پڑے گا بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ کر آپ ایک بھڑ کو الگ نہیں کر سکتے۔ سب بھڑوں کا فیصلہ چکانا پڑے گا۔

آج ہم اہلحدیث کا ہاکیس پیش کرتے ہیں حنفیوں شیعوں کے نزدیک اہلحدیث کا فر و مرتد ہیں شیعوں کے تو شاید کسی حوالے کی ضرورت نہیں ہوگی حنفیوں اور اہل سنت کے فتاویٰ سنیئے۔

(۱) فرقہ غیر مقلدین جن کی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر اور رفع یدین اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے۔ اہلسنت سے خارج ہیں۔ اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہا کے ہیں۔ کیونکہ ان کے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہلسنت کے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ان سے مخالطت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔ اس کے نیچے قریباً ستر علماء کی مہریں ثبت ہیں"
(جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد صفحہ ۸)

(۲) "پس تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا۔"
(کتاب انتظام المساجد باخراج اہل الفتن عن المساجد)

(۳) "غیر مقلدین سب بے دین پکے شیاطین پورے ملعون ہیں"۔
(منقول از جاء الحق لعیث بر اہل حدیث مصنفہ مولانا محمد ظہیر حسین اعظم گڑھی صفحہ ۳۴، ۳۵)

(۴) "چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ اور چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ و مجددیہ سب کافر ہیں"
(جامع الشواہد صفحہ ۲ بحوالہ کتاب المتعام السنۃ مطبوعہ کان پور صفحہ ۸۱)

(۵) مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے غیر مقلدین کے تمام گروہوں کے نام بنام عقائد لکھ کر فتوے لکھا ہے کہ "یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔ اور جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔
(کتاب حسام الحرمین صفحہ ۱۱۲)

مولوی احمد رضا خان بریلوی مجدد گروہ علمائے بریلوی نے ان علمائے عقائد کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ انہم مرتدون باجماع الاسلام یہ تمام علماء اور ان کے متبع باجماع اسلام مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اسی فتوے پر علماء حرمین شریفین اور مفتیوں اور قاضیوں کے دستخط اور مہریں ثبت ہیں۔ پھر ان کتابوں کے حوالے دے کر تین وجوہ تکفیر بیان کی ہیں۔ (۱) ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں (۲)

آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہیں (۳) امکان کذب باری تعالیٰ یعنی خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس لئے ان کے متعلق لکھا ہے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

(کتاب حسام الحرمین صفحہ ۱، صفحہ ۱۳)

تین صد علماء کا فتویٰ وہابیہ دیوبند کے خلاف

برادران اس زمانہ میں اسلام کو جتنا نقصان صرف وہابیہ دیوبندیہ کے اکیلے گروہ نے پہنچایا ہے۔ تمام باطل فرقے مجموعی طور پر اتنا نقصان نہیں پہنچا سکے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ برخلاف اور فرقوں کے وہابیہ دیوبندیہ نے اپنا کوئی علیحدہ نام نہیں رکھا۔ بلکہ اسلام سے علیحدہ ہو جانے کے بعد بھی یہ فرقہ اپنے آپ کو سنی حنفی کے نام سے ظاہر کر رہا ہے۔ اور ناواقف سنی بھائی اسی وجہ سے دھوکہ کھاتے اور اپنا ہمخیال سمجھ کر میلا رکھنے کی وجہ سے ان کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء و انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین والآخرین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت اور ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد اور کافر ہیں۔ اور ان کا ارتداد و کفر سخت درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد اور کفر میں ذرا بھی شک کرے مرتد اور کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل ہی محترز مجتنب رہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں۔ اور نہ ہی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں۔ نہ اپنے پاس ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں۔ دیکھو تین صد علماء کا متفقہ فتوے۔

المشتہر: محمد ابراہیم بھاگلپوری جو باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر حسن برقی پریس اشتیاق منزل ۴۳ وکٹوریہ روڈ لکھنؤ میں چھپا۔

نوٹ:۔ یہ فتوے دس نمبری فتوے کے نام سے مشہور ہے۔

ان فتوؤں سے ثابت ہوا کہ چونکہ اہلحدیث (غیر مقلدین وہابی) کافر مرتد اور اسلام سے باہر ہیں۔ اس لئے ان کا دوسرے مسلمانوں سے بنیادی اختلاف ہے۔ اس لئے وہ مستقل قوم الگ مذہب اور مخصوص اقلیت ہیں۔

نوٹ:۔ یہ مضمون ہم نے بطور نمونے کے تحریر کیا ہے۔ شیعہ سنی اور دیگر مسلمان کہلانے والے گروہ اس نمونہ پر اپنا اپنا الگ مضمون لکھیں گے باقی مضمون مولوی محمد حنیف صاحب کا ہے۔ صرف مرزائی یا قادیانی کی جگہ اہلحدیث یا وہابی کی تبدیلی کی گئی ہے۔

(۲) جب ایک گروہ عملاً معاشرہ میں اپنی جداگانہ حیثیت قائم کر لیتا ہے۔ اپنی عصبیت اور تعلقات و وابستگی کے اعتبار سے کچھ نئے مرکزوں کو اپنا لیتا ہے تو وہ ایک الگ قوم میں آئے گا۔ اگرچہ بعض چیزوں میں یا اکثر چیزوں میں وہ دوسروں سے اشتراک رکھتا ہو۔

(۳) پھر جذبات کے لحاظ سے بھی اتنی دوئی کہ آپ جن باتوں سے خوش ہوتے ہیں وہ ان کے لئے بالکل خوشی کا سبب نہیں ہو سکتیں۔

(۴) اگر عام اہل حدیث سوچیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ اس میں انہی کا فائدہ ہے۔ وہ اگر ایک مرتبہ اس پوزیشن کو مان لیتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ ان سے پاکستان میں وہی برتاؤ ہونے لگے گا جو دوسری اقلیتوں سے ہوتا ہے۔ اور اگر وہ فرقہ کی حیثیت سے ان حقوق و مفادات پر قابض ہونا چاہیں گے جو عام مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے خلاف تلخیاں زیادہ تیزی سے ابھریں گی اور یہ کبھی بھی کسی حلقہ سے انتخابی لڑائی نہیں جیت سکیں گے۔

(۵) انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بڑی سے بڑی ملازمتیں بھی کسی گروہ کے لئے کوئی تحفظ نہیں ہوتیں حقیقی تحفظ یہ ہے کہ پاکستان کے دستور میں ان کے لئے مخصوص اقلیت کی حیثیت سے جگہ ہو۔

(۶) اب سوال یہ ہوگا۔ جب تجویز ان کے حق میں اتنی ہی مفید ہے تو اس کی کیوں تاکید کر رہے ہیں۔ جواب یہ کہ دو وجہ سے ایک تو یہ کہ جب یہ ہم سے الگ الگ ایک گروہ ہیں۔ دینی اور ذہنی اعتبار سے ان کا راستہ ہم سے جدا ہے تو کیوں آئین و دستور کے لحاظ سے یہ ہم سے الگ نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ عالم اسلامی چونکہ ان کے تفصیلی عقائد سے آگاہ نہیں اس لئے فرقہ کی حیثیت سے انہیں موقعہ ملتا ہے کہ ان کو گمراہ کریں اور اپنے غلط پروپیگنڈا سے ان کے عقیدوں کو متاثر کریں۔ چنانچہ دنیائے اسلام میں یہ ہمیشہ اس روپ سے متعارف ہوتے ہیں کہ ہم ایک تبلیغی جماعت ہیں اور اسلام کی سربلندی اور استحکام کے لئے کوشاں ہیں حالانکہ مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ "وہابیت" کی اشاعت ہو۔

(۷) ہم یہ چاہتے ہیں کہ تلبیس و فریب کاری کے اس فتنہ کا انسداد ہو۔ عالم اسلامی کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ پاکستان میں ان کی آئینی حیثیت کیا ہے تو پھر وہ ان کے دام میں نہیں پھنسیں گے۔ ہم اس بات کے لئے تیار ہیں کہ انہیں ایک اقلیت سمجھیں اور ان سے اسی طرح کا برتاؤ کریں جس طرح کا اقلیت سے کرنا چاہیئے لیکن ہم اس پر آمادہ نہیں ہیں کہ انہیں اسلام کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا انشاء اللہ احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

عہدیداران خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۲۲ الہ ۴۹ کو بذریعہ سرکلر لیٹر جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو نئے سال کے عہدہ داران کے انتخاب سے متعلق تفصیلی ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور ان میں واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ یہ انتخابات ۷ اور ۱۴ دسمبر کے درمیان ہو جانے ضروری ہیں۔ ابھی بہت کم مجالس کی طرف سے ایسے انتخاب کی رپورٹ آئی ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ میں جملہ مجالس کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد اپنے انتخابات کرا کر پریذیڈنٹ صاحب کی رپورٹ کے ساتھ دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں۔ عہدہ داران کے انتخاب کے متعلق ہدایات کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہوتا ہے

"ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اپنے واقفوں اور اپنے ہم علاقہ اپنے ہمعصر لوگوں کو تحریک کرے کہ ان میں سے جو لوگ اس وقت تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ دفتر دوم میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

افسوسناک انتقال

میری چھوٹی بیوی مریم صدیقہ کے ہاں ۲۷ ماہ اخاء کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبداللطیف نام رکھا۔ لڑکے کی پیدائش کے چند دن بعد مرحومہ بیمار ہو گئیں اور ۲۷ ماہ نبوت کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور ۱/۳ حصہ کی موصیہ تھیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو لڑکے چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا خود متکفل ہو۔ اور اپنے دادا حضرت شہید مرحوم کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ [illegible] (صاحبزادہ) محمد طیب [illegible] ابن صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم [illegible]

ہماری ہجرت گاہ اور قیام پاکستان

(۴)

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

سیوک سنگھ کا سنگِ بنیاد رکھا جانا ۱۹۲۴ء کا واقعہ ہے۔ جو بالکل مخفی رکھا گیا۔ یہ وہ سانپ ہے۔ جو گڑھے میں تھا۔ مگر اس کے متعلق مسلمانوں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ نکل چکا ہے۔ اور اس میں باہر نکلنے کے لئے حرکت اس وقت پیدا ہوئی ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الموعودؑ نے میدانِ سیاست میں قدم رکھا۔ یعنی جب آپ کی رہنمائی میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب کا فیصلہ کیا۔ یہ واقعہ ستمبر ۱۹۲۷ء کا ہے۔ اور سیوک سنگھ کی بنیاد اس سے تقریباً چار سال قبل ۱۹۲۴ء میں رکھی جا چکی تھی۔ اور پاکستان کا خیال ۱۹۳۵ء میں ہندوؤں کے خطرناک ارادوں اور تیاریوں کی وجہ سے پیدا ہوا۔ چنانچہ پربیت لڑی گورمکھی رسالہ دہلی نے اپنے مقالہ میں جو مئی ۱۹۴۸ء کو شائع ہوا ہے۔ اس حقیقت کا ان کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ پاکستان کا خیال درحقیقت بہت بعد یعنی ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوا۔ اور وہ محض ایک ردِّ عمل اور جواب تھا۔ سیوک سنگھ جیسی ہندوانہ تحریکات کا۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "۱۹۲۴ء سے راشٹریہ سیوک سنگھ نے ہندو راشٹریہ کا پرچار کیا۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی خفیہ تیاری کی گئی۔ راجاؤں۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی دلچسپی اپنے ساتھ شامل کی گئی......... ۱۹۳۵ء میں خالص ہندو راشٹریہ کے جواب میں پاکستان کا نعرہ بلند کیا گیا۔" (منقول از گورمکھی رسالہ پربیت لڑی الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۴۸ء)

[illegible] ناگ پیشتر اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جداگانہ انتخاب کی طرح مسلمانوں کے لئے ڈلوائی۔ موجود تھا۔ مگر پوشیدگی میں اور بقول پربیت لڑی اس کا خفیہ پروگرام ۱۹۲۴ء میں بن چکا تھا۔ کہ ہندو دھرم۔ ہندو کلچر ہندو راشٹریہ کے سوا کوئی دوسرا پروگرام نہیں۔ اکھنڈ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔ مسلمان یہاں رہنے کا حق نہیں رکھتے۔ یہ زہریلا ناگ گڑھے میں ایک وقت مسلمانوں کی نظر سے اوجھل تھا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دوربین نگاہ نے اسے اور اس کے ڈیل ڈول اور پیچ و تاب کو دیکھ لیا۔ اور آنے والے خطرہ سے مسلمانوں کو بروقت آگاہ کیا۔ اور انہیں اپنے لئے بچاؤ کی صورت اختیار کرنے کے لئے ہوشیار کر دیا۔ یہ درست نہیں۔ کہ آپ نے جداگانہ انتخاب کا سوال بلا وجہ اٹھا کر نیک نیت کانگرس کے مشترکہ پروگرام میں رخنہ ڈالا۔ ہندوؤں کی نیک نیتی ان کے خفیہ پروگراموں اور مسلمانوں کی اقتصادیات کو تباہ کرنے والے ان کے غایت درجہ متعصبانہ سلوکوں سے ظاہر ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے خاتمہ پر جب مرکزی حکومت کی طرف سے آرڈیننس ڈپو (امرتسر) کے انتظام کو صوبائی حکومت کے ماتحت دوبارہ بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور مسلمان عملہ کو خوف ہوا۔ کہ تخفیف کی کاری ضرب ان پر پڑیگی۔ تو اس کی طرف سے ایک وفد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی داستانِ شکایت لے کر قادیان آیا۔ مجھے ان کی مدد کرنے کا ارشاد ہوا۔ میں لاہور آیا۔ اور اعداد و شمار و کوائف کا جب میں نے مطالعہ کیا۔ تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ کلیدی ملازمتیں (Key posts) پر غیر مسلم متعین ہیں۔ صرف ایک آسامی جو ڈپٹی کے عہدہ کی تھی۔ ایک مسلمان کو دی گئی۔ اسی طرح باقی عملہ کا بیشتر حصہ غیر مسلموں کا تھا۔ البتہ چپڑاسی اور ادنیٰ ملازم زیادہ تر مسلمان تھے۔ اور تنخواہوں میں حصہ ۸۳ فی صدی غیر مسلم کا اور ۱۷ % مسلمانوں کا۔ یہ حالت مسلمانوں کی صرف ایک محکمہ میں اس صوبہ میں جس میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ اس وقت تھی۔ جب وہ محکمہ مرکزی نگرانی میں تھا۔ اور جبکہ یہ قانون بنایا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو کم از کم ۳۳ % ملازمتوں میں حصہ دیا جائے۔ اور جب تخفیف عملہ کا سوال پیدا ہوا۔ تو اس کا کلہاڑا مسلمانوں کے سر پر تھا۔ یہ نمونہ ہے ہندوؤں کے اس سنگدلانہ سلوک کا جس کی موجودگی میں وہ مسلمانوں کو مشترکہ انتخاب کی دعوت دے رہے تھے۔ ان کے عمل سے ان کی نیتیں ظاہر تھیں۔ اور ان کی نیتیں اس مشہور واقعہ سے اور بھی الم نشرح ہوگئیں۔ کہ کانگرس کے بانیوں کے سامنے قائد اعظم مرحوم نے جب چودہ نکات پیش کئے۔ تو کانگرس نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر آپ کو ایک لمبے عرصہ کی رفاقت کے بعد کانگرس کا ساتھ چھوڑنا پڑا۔ انہیں لمبے تجربہ کے بعد یقین ہو گیا تھا۔ کہ کانگرس دراصل ہندو سامراج قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور مسلمانوں کے متعلق ان کا پروگرام نہایت خطرناک ہے۔ اور یہی اصل میں باعث تھا کہ جداگانہ انتخاب کا سوال پیدا ہوا۔ ان چودہ نکات کا لب لباب کیا تھا؟ یہی کہ ملک کا دستورِ اساسی وفاقی شکل کا ہو۔ مجلس قانون ساز یعنی اسمبلی میں اقلیتوں کی مؤثر نیابت ہو تاکہ ان کے حقوق محفوظ رہیں۔ صوبوں کی کوئی ایسی تقسیم عمل میں نہ لائی جائے۔ جس کا اثر بنگال۔ پنجاب۔ سندھ۔ اور سرحد کی اکثریت پر پڑے۔ قانوناً کوئی ایسی قرارداد پاس نہ کی جائے۔ جسے متعلقہ قوم کے ۳/۴ حصہ نمائندگی کی تائید حاصل نہ ہو۔ مگر یہ مبنی بر انصاف مطالبات ٹھکرا دیئے گئے۔ ان چودہ نکات کے پیش کرنے کرانے میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مشورہ اور آپ کی جدوجہد کارفرما تھی۔ ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ پر مشہور تبصرہ جو آپ نے فرمایا۔ وہ بھی درحقیقت مبارک قدم تھا۔ جو ناگ کے گڑھے میں رکھا گیا۔ اس تبصرہ میں یہی چودہ نکات ایک ایک کر کے مدلل طور پر واضح کئے گئے ہیں۔ نہرو رپورٹ میں مخفی سے مخفی پہلو جو مسلمانوں کے حقوق کے لئے مارِ آستین بن سکتا تھا۔ اسے اس خوبی سے نمایاں کیا گیا ہے۔ کہ اسے پڑھ کر کانگرس کے مطمحِ نظر کے متعلق ذرا شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح جب آزادیٔ کشمیر کی جدوجہد ۱۹۳۰ء میں شروع ہوئی۔ تو اس میں بھی آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ آپ کی ہدایت و رہنمائی میں ۱۹۳۷ء تک میں بھی کشمیر میں کام کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اہلِ کشمیر جموں و پونچھ کو پریس و پلیٹ فارم کی آزادی اور بذریعہ اسمبلی اپنے حقوق کی حفاظت کا زریں موقعہ نصیب ہوا۔ اور اب تک وہ جدوجہد بدستور جاری ہے۔ کشمیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مثالیں ساتھیوں کے گڑھوں میں مبارک قدم رکھنے کی اور یہ وہ مثالیں ہیں۔ جو موجودہ اسلامی دور کی تاریخ کے صفحات میں لکھی جا چکی ہیں۔ اور جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھایا گیا تھا۔ کانگرس مسلمانوں کے لئے دو ٹانگوں والا اژدہا بن گئی ہے۔ پنجاب کے دو پل بھی ٹوٹ گئے۔ الیوم الآخر تنال منہ فتحا عظیماً۔ اور یا آرام زندگی ہو جانے۔ سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم کا مژدہ بھی سننے میں آ جائیگا۔ ہماری اس ہجرت گاہ میں اسی عظیم الشان کام کو سرانجام دینے کے لئے یہ داغ بیل ڈالی جا رہی ہے

اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ جو آپ نے گذشتہ سال جنوری میں دیکھی۔ اور الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۴۸ء میں شائع ہوئی۔ آپ کی اس خواب سے نہ صرف یہ کہ اژدہا والی خواب کی جو تعبیر میں نے کی ہے۔ اس کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بھی علم ہوتا ہے۔ کہ پسر موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بحیثیت آپ کے روحانی جانشین ہونے کے کیا رابطہ و نسبت ہے۔ علم غیب کی ہر بات جو ازل انگن انقلابِ عظیم کے بارے میں بطور پیشگوئی کے آپکی زبانِ مبارک سے نکلی۔ جب اس کا وقت قریب آیا۔ تو پسر موعود پر جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر اور اس موعودہ انقلاب کے لئے بطور ارہاص اور نشان کے نامزد کیا گیا تھا۔ وہی علمِ غیب کی باتیں زیادہ معین صورت میں دوبارہ ظاہر کی گئیں۔ تا دنیا جانے کہ ان دونوں کے علم کا مصدر و منبع وہی عالم الغیب خدائے قدوس ہے۔ اس یگانگت اور مشابہت کی چند مثالیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ اور یہ ساتواں خواب بھی انہی مثالوں میں سے ایک اور ایمان افروز مثال ہوگی۔ آپ نے خواب میں ڈیڑھ دو گز لمبا اچھا موٹا سانپ دیکھا۔ جس کی اوپر کی کھال سبز اور نیچے کی کھال بھوسلے رنگ کی ہے۔ اس سانپ میں کئی خمدار بل ہیں۔ ہر بل کی خمیدگی (پیچ) کے قریب چھوٹے چھوٹے اون کے گولے جیسے ہیں۔ گویا مرغی کے بچے ہیں۔ جنہیں خواب میں ہی آپ انسان اور اپنے عزیز سمجھتے ہیں۔ خاندانی رشتہ وغیرہ میں عزیز نہیں بلکہ ایسے ہی وہ آپ کو عزیز معلوم دیئے۔ اور وہ سانپ گویا ایک ریاست کا مہاراجہ ہے۔ خواب میں ہی آپ کو یہ احساس ہوا۔ کہ وہ مہاراجہ ہے۔ مگر اس غیر طبعی نظارہ پر آپ کو کوئی تعجب نہیں ہوا۔ کہ وہ چوزے آپ کے عزیز کیسے اور یہ سانپ مہاراجہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس خواب میں یہ بھی دیکھا۔ کہ کچھ لوگ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں سوٹیاں ہیں۔ اور وہ سانپ کو مارنا چاہتے ہیں۔ لیکن ڈر کے مارے پوری ضرب نہیں لگاتے۔ کہ کہیں ان بچوں کو نقصان نہ پہنچے۔ آپ کے ہاتھ میں بھی سوٹی ہے۔ اور دوسرے آدمیوں کے ساتھ مل کر آپ نے بھی اس کو مارنا شروع کیا۔ ہر دفعہ احتیاط سے ضرب لگائی۔ کہ کہیں بچوں کو نقصان نہ پہنچے۔ یہاں تک آپ نے یا کسی نے کہا۔ کہ سانپ مارا گیا۔

(الفضل جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۵ مورخہ ۲۷ر ۱ر ۴۸ء)

(باقی)

یہ کونسی جماعت ہے؟

مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۴۹ء کو ایک منی آرڈر مالیتی بہتر روپیہ منجانب غلام حسین صاحب سکرٹری مال بتفصیل ذیل موصول ہوا ہے۔ چونکہ جماعت کا نام درج نہیں تھا۔ اس لئے یہ رقم کھاتہ میں درج نہ ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عرض کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام حسین صاحب مذکور اس اعلان کو خود پڑھیں۔ یا کوئی اور صاحب جو انہیں جانتے ہوں۔ پڑھیں۔ تو مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔

چندہ عام	جلسہ سالانہ	میزان
۵۶	۱۶	۷۲

(نظارت بیت المال)

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس

کونسل کے آخری اجلاس میں اعلان کی قرارداد

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی اسٹیرنگ اور ریویو کمیٹی نے جس کے پانچ مرتبہ اجلاس ہوئے بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے آخری اجلاس میں پڑھنے کے لئے اعلان کا ایک مسودہ تیار کیا۔ اعلان کا متن جو ۔۔ دسمبر کو کانفرنس کے آخری اجلاس میں پڑھا گیا۔ اور منظور کیا گیا درج ذیل ہے

ہم اسلامی ممالک کے مندوبین کو جو پہلی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے لئے کراچی میں جمع ہوئے ہیں اپنے برادرانہ تبادلہ خیالات سے اس امر کا اور بھی یقین ہو گیا کہ ہم مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے اسلام کے جلیل القدر رشتہ کی بدولت متحد ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا رشتہ ہے۔ جو عدل۔ رواداری اور اخوت کے اصول پر مبنی ہونے کی وجہ سے انسان کے وجود کو مالا مال کر دیتا ہے۔ یہ ترقی کا زینہ اور معاشرتی تعلقات کی ہمواری کا معاون ہے۔ اور عوام کو مسرت آسودگی اور عظمت سے معمور زندگی بخشتا ہے

(۱) ہم نے بین الاقوامی اشتراک عمل اور امن کا عہد کیا ہے۔

(۲) اقتصادی میدان میں ہم ایک ایسے نظام کے موئید ہیں جس میں خوشحالی اور ترقی تمام لوگوں کی خوشحالی و بہبودی کی کفیل اور ضامن ہو۔ ہمارے نزدیک کم ترقی یافتہ یا پسماندہ علاقہ تمام دنیا کے ضمیر اور واضح مفاد کے خلاف ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہم سفارش کرتے ہیں۔ کہ اسلامی ممالک کی برادری میں اقتصادی اشتراک عمل اور علم و دانش کا باہمی تبادلہ کیا جائے۔ اور تجارت کو وسیع کیا جائے۔

(۳) ہماری معاشرتی پالیسی کا اصول عمل جو اسلام کی ابدی تعلیمات پر مبنی ہے عوام کی بہبودی خوشحالی اور عظمت پر منحصر ہے۔ تاکہ ہر فرد کو پھولنے پھلنے کا پورا موقع ملے۔

۴۔ اپنے ملکوں کے تمام اداروں سے کہا جائے کہ وہ مشترکہ خوشحالی کو اپنا مقصد بنائیں۔ لہٰذا ہم اس اصول کے پابند ہیں کہ عوامی حکومت عوام کے حق فرض اور تعلق کی مظہر ہے۔

۵۔ ہمارا یقین ہے کہ سلامتی۔ امن اور عمدہ نظم و نسق بہبود اقتصادی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔

۶۔ ہم نجی ملکیت کے حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ عمرانی عدل اور آسودگی عامہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

۷۔ ہم عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی غرض سے زراعت کی جدید طریقوں سے ترقی کو سب سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ زراعتی اقتصادی نظام کو ترقی دینے کی غرض سے ہم اسے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کاشتکاروں کو ایسے نظام ملکیت سے آزاد کرایا جائے جو ترقی کی راہ میں حائل ہو۔ زراعتی طریقوں کی بنیادی اصلاح ضروری ہے۔ وسائل الارضی سے استفادہ کرنے کے لئے کاشتکاری کے ان طریقوں کے بجائے جو دقیانوسی ہیں۔ اور جن پر زیادہ خرچ آتا ہے۔ میکانکی اور سائنسی طریقوں کو رواج دیا جائے۔

۸۔ ہم صنعتی میدان میں آزاد نجی صنعتی سرگرمیوں کی قدر و قیمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ ان میں عمرانی عدل اور مفاد عامہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

چونکہ ہمارے عوام کی خوشحالی و ترقی کا دارومدار ملک کی علیٰ الاطلاق صنعتی ترقی پر ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے خاص طور پر جد و جہد کی جائے۔ صنعتی منصوبوں کو مالی امداد دینے کے طریقوں پر اچھی طرح غور کرنا ضروری ہے اور انہیں مضبوط فنی بنیاد پر رکھنا چاہیئے۔

۹۔ ہم نے عہد کیا ہے۔ کہ مزدوروں پر نہ تو جبر ہونے دینگے۔ اور نہ ان سے کسی کو ناجائز فائدہ اٹھانے دینگے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ مزدوروں کو ایسے حقوق دلانے کے لئے کوششیں کی جائیں جنہیں تمام ملک تسلیم کر چکے ہیں تاکہ انہیں ایک پروقار اور مہذب زندگی نصیب ہو سکے۔ اور ان کی کارکردگی میں بھی اضافہ ہو سکے۔

۱۰۔ ہمارا مقصد عوام کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ اور تعلیم اس منزل تک پہنچنے کا زینہ ہے۔ ہمیں اس منزل کو تمام مردوں اور عورتوں کے قریب لانے کی انتھک کوشش کرنی چاہیئے۔ ہم اپنے ملکوں کی جلد از جلد اقتصادی ترقی کے لئے فنی اور سائنسی تعلیم کے فروغ کو نہایت اہم سمجھتے ہیں فنی مضامین کی تربیت نہایت ضروری ہے

صحت کا اعلیٰ معیار۔ بہبود اور ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنی موجودہ کوششوں اور وسائل کو وسیع کر کے صحت کا تحفظ کرنا چاہیئے

ہم انسانی تاریخ کی سب سے زیادہ مالدار ثقافت کے وارث ہیں۔ ماضی اس امر کا مقتضی ہے کہ ہم مستقبل کے لئے اس کی حفاظت کریں۔ اور اس کو ترقی دیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے شہریوں کی نمایاں ثقافتی زندگی کو مستعدی سے ترقی دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ علم حسن اور نیکی کے اعلیٰ مقاصد سے دنیا کو پھر مالا مال کر سکیں۔ ہم ایک جداگانہ طرز زندگی کے مالک ہیں۔ جس پر ہمیں فخر ہے لیکن ہم دوسروں کو مجبور نہیں کرنا چاہتے۔ اور نہ یہ پسند کرتے ہیں کہ دوسرے اپنا طرز زندگی ہم پر نافذ کریں

قربانیوں کا میدان آپ کے لئے اب بھی کھلا ہے!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے مالی جہاد کا اعلان فرما کر ان کیلئے راستہ کھول دیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ "کاش ہم بھی بدر یا احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے۔ تو اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دیتے مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے اب بھی کھلا ہے۔ وہ اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہ نے کیں۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھلاتے اور ہر وقت قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے"۔

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل ہوا۔ خواہ اس نے تحریک جدید کے پہلے دس سال میں سے پانچ چھ سال کا چندہ ہی ادا کیا ہو۔ اور اسکے بعد شامل نہ ہو سکا ہو۔ یا وہ جو دس سال تک تو متواتر شامل رہا۔ اسکے بعد اسکے حالات میں تبدیلی ہوئی۔ یا اسے کوئی غلط فہمی ہوئی۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی بیرونی ممالک میں اشاعت تبلیغی ضرورت اور تبلیغ کی اہمیت کے پیش نظر اسکے دل میں شدید خواہش پیدا کی ہے۔ کہ اسے تحریک جدید کے اس جہاد سے پیچھے قدم نہ ہٹانا چاہیئے بلکہ آگے ہی آگے قدم رکھنا ہے۔ اسے چاہیئے کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال میں شامل ہو جائے۔ اور اپنا وعدہ لکھ کر حضرت اقدس کے حضور براہ راست پیش کر دے۔ اور ہر وہ شخص جو دفتر دوم میں شامل ہے۔ اسے نہ صرف چھٹے سال میں شامل ہونا چاہیئے۔ بلکہ آپ یہ بھی کوشش کریں کہ آپکی جماعت کا ایک بھی نوجوان ایسا نہ رہے جو اپنے لئے کمائی تو کر رہا ہو مگر تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل نہ ہو چکا ہو۔ دفتر دوم میں شمولیت کی عام شرح جو رعایت کے ساتھ حضور کی منظور فرمودہ ہے۔ وہ ایک ماہ کی آمد کا ۱/۲ حصہ ایک سال کے لئے ہے (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کیا تحریک جدید کے بقایا دار آئندہ سال کا وعدہ کر سکتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ تحریک جدید کے وہ مجاہد جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا ہو۔ اور انہوں نے مہلت لے لی ہو۔ کہ میں بہر حال تحریک جدید کے مالی جہاد کبیر میں حصہ لیتے ہوئے اپنے بقائے بھی ادا کروں گا۔ یا وہ جن کے ذمہ ایک سال مثلاً پندرھویں سال کا بقایا ہو۔ اور ان کا پختہ ارادہ جلد سے جلد ادا کرنے کا ہو یعنی وہ کوشش کر رہے ہوں کہ جلسہ سالانہ یا اس کے بعد جلد ادا کر دیں گے غرض ایسے احباب باوجود بقایا کے آئندہ سال کا وعدہ کر سکتے ہیں چنانچہ قادیان دار الامان کے محلہ دار الانوار کے ایک دوست گوجرانوالہ سے جن کے ذمہ تیرھویں سال کا ۲۰۰/- چودھویں سال کا ۲۱۲/ پندرھویں سال کا ۲۲۴ بقایا ہے۔ اور ان تین سالوں میں سے ۱۶۰/- کی رقم ادا کر سکے ہیں۔ اور ۴۷۶/ کی رقم بقایا ہے۔ آئندہ سولہویں سال کے لئے ۲۳۴ روپے کا وعدہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

آج تحریک جدید کے سولہویں سال کا اعلان سنا۔ تقسیم پنجاب کے بعد عاجز کے حالات اس قدر پریشان کن ہیں۔ کہ جو بیان سے باہر ہیں اس سے قبل میرے ذمہ تحریک جدید کا کافی قرض باقی ہے۔ لیکن یہ میرے بس کی بات نہیں میرا ایمان میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ مجھے تحریک جدید کے مالی جہاد سے کسی حالت میں بھی پیچھے قدم نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ آگے سے آگے بڑھنا ہے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین ہے۔ کہ وہ اپنے راستہ میں قربانی کرنے کے سامان میرے لئے پیدا کرے گا۔ تو میں اپنے ثواب کو کیوں مفت میں ضائع کر دوں۔ میرا وعدہ سولہویں سال میں گذشتہ سال سے ۱۲/ روپیہ زیادتی سے درج رجسٹر کر دیں۔ گویا آئندہ سال کے لئے ۲۳۶/ وعدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہی دعا ہے کہ وہ اپنے مجھے اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنے تمام مالی قرض جلد سے جلد ادا کر کے سبکدوش ہو سکوں۔ حضور اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ پس تحریک جدید کے مجاہد جن کے ذمہ چندہ تحریک جدید کا بقایا ہو۔ وہ دفتر اول کے سولہویں سال اور دفتر دوم کے سال ششم کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس سال اور گذشتہ بقایا ادا کرنے کی جلد تر توفیق عطا فرمائے (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت !

مورخہ ۹/۱۲/۴۹ بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر اور خادم دین بنائے

حکیم عطاء الرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈنڈو پور کھرو دیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

نیوزی لینڈ میں سوشلسٹ پارٹی کی شکست پر برطانوی اخبارات کی رائے

سب کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں

لندن (رائیٹر) سے۔ نیوزی لینڈ کے انتخابات میں سوشلسٹ پارٹی کے چودہ سالہ اقتدار کے خاتمے پر لندن کے تمام اخبارات نے افتتاحیے لکھے ہیں۔ انتخابات میں نیشنل پارٹی کے ۴۴ اور سوشلسٹ پارٹی کے چونتیس امیدوار کامیاب ہوئے۔

ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے:۔ چودہ سال کی شاندار خدمات کے بعد نیوزی لینڈ کی لیبر حکومت ہار گئی۔ ہم اس موقع پر سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم مسٹر پیٹر فریزر اور اُن کی حکومت کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے برطانیہ کو مدد اور آرام پہنچانے اور کامن ویلتھ کے بندھنوں کو مضبوط کرنے کے لئے بہت کچھ کیا یہ بالکل صحیح ہے کہ پچھلے چار سال کے دوران میں برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے درمیان خیر سگالی کے جو تعلقات قائم ہیں اُن کی نظیر نہیں ملتی۔ اب نیوزی لینڈ کے لوگوں نے ایک اور حکومت چن لی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ برطانیہ اور نیوزی لینڈ میں باہمی ہمدردی کا رابطہ کمزور ہو جائے ہم نیشنل پارٹی کے رہنما مسٹر ہالینڈ کے ان الفاظ کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ برطانیہ اور کامن ویلتھ کے دوسرے ممالک کے درمیان گہرے اور پائیدار تعلقات خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ انتخابی نتائج پر ہم مسٹر فریزر کے اس تبصرے پر انہیں خراج تحسین ادا کرتے ہیں کہ ہم عوام کے فیصلوں کو افسوس کے ساتھ لیکن اچھے جذبے کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ مسٹر فریزر کی سیاسی زندگی کا طرہ امتیاز یہی رہا ہے۔ کہ فتح ہو یا شکست وہ سنجیدگی اور اچھے جذبے کے ساتھ اسے نباہتے ہیں؟

ڈیلی ہیرلڈ نے افتتاحیے کے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ برطانیہ میں دو بہت مختلف حالات اور مسائل موجود ہیں لیکن اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے کہ نیوزی لینڈ کے نتائج سے ہم سب کو اس کوشش میں مصروف ہو جانا چاہیئے کہ ہر مزدور ہماری پالیسی کو سمجھ لے۔

"ٹائمز" ایک اور تبصرے میں لکھتا ہے "اس نتیجے کی بہترین تشریح نہایت سادہ ہے کہ پارٹی سیاست آہستہ آہستہ دوسری جانب کی طرف جاتی رہی ۱۹۳۵ء میں لیبر پارٹی برسر اقتدار آئی اس نے اسی ارکان کے ایوان میں تینتیس کی اکثریت حاصل کی۔ ۱۹۴۶ء کے انتخاب میں یوں ہی نشستیں لیبر پارٹی اور نیشنل پارٹی دونوں میں برابر برابر منقسم ہو گئیں اور لیبر پارٹی کو ملازمت قائم رکھنے کے لئے مقامی آبادی کے چار نمائندوں پر انحصار کرنا پڑا۔ اور اب انتخاب کا پانسہ اس لئے بھی پلٹ گیا کہ لیبر پارٹی کا پروگرام ختم ہو چکا تھا۔ آج کل رفاہی ریاست کا جو تصور عام ہے۔ نیوزی لینڈ اس میں سب سے آگے تھا پہلے مسٹر سویج اور بعد میں مسٹر پیٹر فریزر نے جو نظم و نسق قائم کیا۔ اس کی قائم کی ہوئی سماجی خدمات کئی امور میں دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ خدمات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مساوات کی کوئی شہادت موجود نہیں کہ نیوزی لینڈ میں جو اشتراکی ڈھانچہ کھڑا ہوا۔ اس کی بڑی بڑی باتوں کو عوام نے پسند نہیں کیا۔ لیکن اس قسم کا شکریہ ایک طاقتور انتخابی محرک نہیں بنا کرتا نیشنل پارٹی نے وعدہ کیا ہے کہ ٹیکسوں میں کمی بیشی کرے گی وہ مذکورہ اخراجات میں کمی کرے گی پارٹی کی کامیابی کا انحصار مساوات پر ہے کہ وہ کس حد تک یہ وعدہ پورا کرتی ہے۔ نیشنل پارٹی کے ممبر رفاہی ریاست کی بنیادی ساخت کو چیلنج نہیں کرتے۔ لیکن وہ اس سے ڈھیلا اور نرم ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ قومی ملکیت جہاں تک ہو چکی ہے وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ لیکن وہ بعض قومی صنعتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کچھ نجی صنعتوں کو اجازت دے دیں گے۔ یہ ایک دلچسپ تجربہ ہے مسٹر پیٹر فریزر کے جانے پر ذاتی افسوس کا اظہار ضروری ہے۔ نیوزی لینڈ کی جنگی مساعی میں وہ پیش پیش تھے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پاکستان کو بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں دلچسپی برقرار رکھنی چاہیئے

کراچی ۱۰ر دسمبر۔ بین الاقوامی، اسلامی اقتصادی کانفرنس میں سعودی عرب کے وفد کے قائد محمد آل رضا زینل نے آج ایک ملاقات میں کہا کہ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کو متحرک رکھنے کے لئے پاکستان کو اس سے اپنی دلچسپی برقرار رکھنی چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ ایک طریقہ جس سے پاکستان اسلامی ملکوں کے درمیان معاشی اور تجارتی تعلقات کو فروغ دے سکتا ہے یہ بھی ہے کہ وہ سینئر تجارتی نمائندے مقرر کرے ــــ کانفرنس کے بارے میں حجازی قائد نے جو جدہ کے ایوان تجارت کے صدر ہیں کہا کہ یہ کانفرنس اکثر مندوبین کی توقعات سے زیادہ کار آمد ثابت ہوئی۔ اس سے مختلف اسلامی ملکوں کے عوام کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملا۔ اور کمیٹی کے جلسوں میں جس قابل قدر معلومات کا باہم تبادلہ کیا گیا۔ اس سے ایک دوسرے کے دسائل کتنے واقفیت ہوئی۔

محمد آل رضا نے مزید کہا ممکن ہے عوام ہماری سفارشات کو واضح اور روشن نہ سمجھیں۔ ممکن ہے کچھ ان کو وہم کہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے آگے کام کرنے کے لئے چند بنیادیں رکھدی ہیں۔ اب یہ کام ان ملکوں کا ہے جنہوں نے اس میں شرکت کی تھی کہ وہ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی سفارشات پر طویل عرصے والی سکیمیں بنائیں تاکہ اسلامی دنیا کو معاشی آزادی نصیب ہو۔

اپنا بیان ختم کرتے ہوئے سعودی مندوب نے عام آدمی کی معاشی آزادی کی راہ میں مفاد پرستوں کو رکاوٹیں پیدا کرنے سے خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ سمجھ لیں کہ زمانہ بدل رہا اور اس کے ساتھ وہ بھی بدل جائیں تو یہ ان کی عقلمندی ہوگی اگر وہ آج ٹکڑے ٹکڑے سے مفاد قربان کر کے علیحدہ نہ ہو جائیں گے تو ان کو بعد میں سب کچھ چھوڑ دینے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ یہ بہتر ہے کہ اس وقت دے دیا جائے اور باوقار طریقہ پر دے دیا جائے۔ (اسٹار)

ایٹم بم بھی جنگ کا فیصلہ نہیں کر سکتا

لندن ۱۰ر دسمبر۔ اخبار "اسٹار" نے ایٹمی سائنسدان پروفیسر بلیکٹ کے اس اندازہ کا ذکر کیا ہے کہ روس کو جرمن حملہ سے جو نقصان پہنچا ہے اتنا نقصان پہنچانے کے لئے ۱۵۰ ایٹم بموں کی ضرورت پڑے گی "اسٹار" نے تحریر کیا ہے لیکن روس نے مقابلہ کیا اور فتح حاصل کر لی۔ اسی وجہ سے بعض ماہروں کو یقین ہے کہ بڑے براعظموں کے درمیان جنگ کا فیصلہ اعلیٰ ترین قسم کا ایٹم بم بھی نہیں کر سکتا۔

ایٹم بم کے امکانات کے متعلق تحریر کرتے ہوئے ستارہ شناسوں کی ایک ممتاز جمعیت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جو لوگ ہزاروں میل دور نشانوں پر جا کر لگنے والے راکٹوں کی جنگ کی گفتگو کرتے ہیں۔ ان کا خیال اس وقت سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ جو اس وقت سائنسدان کر سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے۔ جب راکٹ میں ایٹم بم رکھ کر براعظموں کے پار پھینکا جا سکے گا۔ (اسٹار)

آسٹریلیا کو سستی چائے ملے گی

سڈنی ۱۰ر دسمبر۔ آسٹریلیا اور ولندیزی شرق الہند کے درمیان جہازرانی کی چار سالہ پابندی اٹھالی گئی ہے۔ آسٹریلیا کی تجارتی خبریں اسکے اثرات کا اندازہ لگا رہی ہیں۔ انڈونیشیا نے لنکا سے زیادہ سستی چائے اور برازیل سے زیادہ سستی کافی کی پیشکش کی ہے۔ سیاہ مرچ کی سپلائی اس وقت کم ہے اور زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہی ہے۔ اس کی قیمت میں کمی ہونے کے علاوہ صابودانہ اور گرم مصالحہ کی قیمت بھی کم ہو جائیگی۔

لندن کی درسگاہ معاشیات کی پاکستانی انجمن

لندن ۱۰ر دسمبر۔ لندن کی درسگاہ معاشیات کی پاکستانی انجمن کا افتتاحی اجلاس بدھ کے روز ہوا تھا۔ اس میں ہائی کمشنر ابراہیم رحمت اللہ اعزازی مہمان تھے۔ مختلف ملکوں کی نمائندگی کرنے والے تقریباً تین سو طلباء نے اسکے افتتاح میں شرکت کی۔ جس کی صدارت درسگاہ کے ڈائریکٹر سر الگزینڈر کارسنڈرز کر رہے تھے۔ یہ انجمن اس درسگاہ میں پڑھنے والے ایک درجن کے قریب پاکستانیوں اور دیگر غیر پاکستانیوں کی گہری دلچسپی کا باعث بن رہی ہے

اس انجمن کے صدر مسٹر اکبر عادل نے اسٹار کو آج بتایا یہ انجمن کا مقصد یہ ہے کہ ان مسائل کو سمجھا جائے جن کا مقابلہ آج ہماری نئی مملکت کو کرنا پڑ رہا ہے۔ کسی بھی قوم کا طالب علم اس انجمن کا رکن بن سکتا ہے اور غیر پاکستانیوں کی ایک اچھی تعداد اس کی رکن ہے یہ وہ مرکز ہوگا جہاں پاکستانی طالب علم خود کو اپنے گھر میں محسوس کریں گے اور مسائل پر بحث کر سکیں گے۔

واشنگٹن ۱۰ر دسمبر۔ امریکہ کی ذہانتی ایجنسی جو ایک فوجی مرکز ہے اپنے ملازمین کے اعتبار کا امتحان لینے کے لئے ... کا آلہ استعمال کر رہی ہے اگر یہ تجربہ کامیاب ہو گیا۔ تو دوسرے سرکاری محکموں میں بھی یہ مشین استعمال کی جانے لگے گی۔ ... ایک بدلہ میں آسٹریلیا ... بھی برآمد کرے گا (اسٹار)

لنڈن میں آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر کے خلاف مقدمہ کی سماعت

لنڈن ۱۰ر دسمبر۔ آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر سید فضل شاہ کے خلاف مقدمہ میں جب استغاثہ کا کام ختم ہو گیا تو خاص وکیل صفائی ڈڈے کووارڈ نے کہا کہ کیونکہ فضل شاہ کے پندرہ سالہ لڑکے کے خلاف شہادت صرف اتنی ہے کہ اس نے ایک جھنڈا لہرایا اور نعرہ لگایا اس لئے اس کو بری کر دینا چاہیئے۔ ڈڈلے کولارڈ نے کہا۔ اگر پولیس انسپکٹر اس لڑکے کے ایک غیر زبان میں نعرہ لگائے سے جس کو وہ نہیں سمجھتا گھبرا نہ جاتا تو میرا خیال ہے کہ زیادہ بہتر طریقہ یہ ہوتا کہ اس کو گرفتار کرنے کی بجائے اس سے کہتا "جاؤ بیٹے بھاگ جاؤ"

مجسٹریٹ نے مداخلت کی اور کہا "جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے ہم اس کو بری کر دیں گے۔ اس لئے لڑکے کے خلاف کیس ختم ہو گیا۔ وسید فضل شاہ اور ان کے بیٹے کے خلاف ۱۲ نومبر کو انڈیا ہاؤس کے سامنے ہتک آمیز سلوک۔ اور پولیس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

کل جو گواہ پیش ہوئے ان میں استغاثے کی طرف سے ایک کانسٹیبل سید فضل شاہ اور پٹنی مسجد کے امام صاحب تھے۔ اس کے بعد وکیل صفائی نے کہا کہ یہ مقدمہ ایک گھنٹے کی مزید سماعت کے بعد ملتوی کر دیا جائے چنانچہ مقدمہ کو ۱۸ دسمبر تک ملتوی کر دیا گیا۔

فضل شاہ کا بیان

مسٹر فضل شاہ نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ نہ صرف آزاد کشمیر مسلم لیگ کے صدر ہیں بلکہ مشرقی لنڈن کی مسجد کے متولی بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیس سال سے وہ برطانیہ میں ہیں۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ وہ ایک تعزیری عدالت میں کھڑے ہیں

مسٹر شاہ نے کہا کہ اسکاٹ لینڈ سے گفتگو کے بعد انہوں نے سوچا کہ ایک پر امن مظاہرہ کرنے کا ان کو پورا اختیار حاصل ہے تاکہ پنڈت نہرو کو کشمیریوں کے خیالات معلوم ہو جائیں۔

مسٹر شاہ نے مزید کہا۔ ہندوستانی اخبارات ہمارے خیالات شائع نہیں کریں گے اور ہمارے لئے صرف یہی راستہ باقی تھا۔ ہم نے ہندوستانیوں اور دیگر اشتراکیوں کو انڈیا ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ سے میری جو گفتگو ہوئی اس سے میں نے سوچا کہ اگر میں انڈیا ہاؤس سے باہر تعینات پولیس سے ہدایات لوں تو سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔ میں نے اپنی کمیٹی کو بتایا کہ جلوس نہیں نکالا جا سکتا اور ہم کو قانونی طریقہ پر مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ جب ہم الڈوچ سے روانہ ہوئے تھے تو ہماری تعداد صرف بارہ تھی راستے میں بارہ یا پندرہ افراد اور مل گئے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا۔ ہمارے ہاتھوں میں جھنڈے اور کتبے تھے ان میں سے ایک پر لکھا تھا "ہم کشمیر میں جلد استصواب رائے چاہتے ہیں"۔ دوسرے پر لکھا تھا "فسطائی نہرو حکومت مردہ باد" جب انسپکٹر نے کہا کہ ہمیں جھنڈے ہٹا دینے چاہئیں تو میں نے کمیٹی سے ایسا کرنے کو کہا۔ ہم انڈیا ہاؤس کے اندر جانے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔

کولارڈ:۔ "اگر آپ ہنگامہ کرنا چاہتے تو کیا ایک ہزار حمایتوں کو بلا سکتے تھے؟"

مسٹر شاہ:۔ ایک دن کے نوٹس پر میں ۵ ہزار حمایتیوں کو بلا سکتا تھا۔

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا بیان

وکیل استغاثہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا کہ اگر ان کا ارادہ گڑبڑ کرنے کا ہوتا تو وہ انڈیا ہاؤس نہ جاتے بلکہ کلرچ ہوٹل میں جاتے جہاں پنڈت نہرو قیام پذیر تھے۔

پٹنی مسجد کے امام صاحب مسٹر ایم۔ اے باجوہ جنہوں نے ۱۲ نومبر کو انڈیا ہاؤس کے استقبالیہ میں شرکت کی تھی بتایا کہ انہوں نے نہ تو باہر کسی قسم کا ہنگامہ دیکھا اور نہ دیگر مہمانوں پر کوئی اثر محسوس کیا۔ ــــ مقدمہ کی کارروائی ۱۵ دسمبر تک ملتوی ہو گئی (اسٹار)

گڑ کی بکنگ پر کوئی پابندی نہیں

حکومت مغربی پنجاب نے مشرقی بنگال کے ریلوے سٹیشنوں کے لئے گڑ کی بکنگ پر سے تمام عاید کردہ پابندیاں ہٹالی ہیں۔ خواہشمند بیوپاریوں کو جو مشرقی پاکستان گڑ کی برآمد بذریعہ ریل کرنا چاہیں متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے ملنا اور انہیں اپنا مال مغربی پنجاب سے برآمد کرنے کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔

کرسمس پر زائد کھانڈ

حکومت مغربی پنجاب نے کرسمس کے موقعہ پر عیسائیوں کو ۲ چھٹانک فی کس کے حساب سے کھانڈ کا زائد راشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ زائد راشن ۱۸ سے ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء تک حاصل کیا جا سکے گا۔

ولادت

خاکسار کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۹ر دسمبر کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے احباب درازئ عمر و خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ بشیر احمد تنگلی ولد چوہدری دین محمد صاحب مرحوم ضلع جھنگ ۳۷ گ ب والہ خیر الدالہ